احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 38

منگل 21 ستمبر 2004ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

منگل 21 ستمبر 2004ء 5 شعبان 1425 ہجری - 21 تبوک 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 213

معاف کرنے کی تحریک

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک قاتل کو پیش کیا گیا۔ آپ نے مقتول کے وارث کو تین دفعہ معاف کرنے اور دیت لینے کی تحریک فرمائی مگر اس نے انکار کر دیا۔ اور قتل کرنے پر اصرار کیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اگر تم قاتل کو معاف کر دیتے تو یہ اپنے گناہ اور مقتول کے گناہوں کے ساتھ خدا کے حضور پیش ہوتا۔ یہ سن کر اس نے قاتل کو معاف کر دیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الدیات باب الامام یامر بالعفو حدیث نمبر:3901)

لڑائی جھگڑوں سے اجتناب اور باہمی صلح کے متعلق پر معارف خطبہ

اللہ کے نزدیک لوگوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو زیادہ جھگڑالو ہے

اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے آپس کے جھگڑوں کو ختم کر دینا چاہئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 ستمبر 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 ستمبر 2004ء بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے معاشرہ کے لیول پر ہونے والے لڑائی جھگڑوں اور فسادوں سے بچنے اور باہمی صلح کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ حسب سابق احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ الحجرات کی آیات نمبر 10`11 تلاوت فرمائیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔ اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف قائم کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آجکل اخبار روزانہ خبروں سے بھرے ہوتے ہیں کہ فلاں ملک میں یہ فساد ہو رہا ہے فلاں ملک میں وہ فساد ہو رہا ہے لوگ آپس میں بھی لڑائیوں میں لگے ہوئے ہیں۔ عدالتوں میں جاؤ تو یوں لگتا ہے کہ سوائے لڑائی جھگڑوں اور مقدمہ بازیوں کے لوگوں کو اور کوئی کام ہی نہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانے میں مومنوں کو۔ زمانے کے امام کو ماننے والوں کو یہ نصیحت ہے کہ جب بھی ایسی صورت ہو تو تم نے اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ فریقین میں صلح صفائی کروانے کی کوشش کرنی ہے۔ چاہے گھریلو لیول پر میاں بیوی کے جھگڑے ہوں چاہے وہ کاروباری یا جھوٹی انا کے جھگڑے ہوں۔

حضور انور نے اس خطبہ میں معاشرے کے لیول پر ہونے والے جھگڑوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مومن کو یہ حکم ہے کہ اول تو تم ان جھگڑوں سے بچو اور اگر کبھی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ آپس میں لڑائی جھگڑے ہونے لگیں تو دوسرے مومن آپس میں مل بیٹھیں اور ان کی آپس میں صلح کروا دیں دونوں کو قائل کریں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنا اچھا نہیں۔ کیوں اللہ کے نافرمان بنتے ہو۔ کسی کو قانون ہاتھ میں لینے یا بدلہ لینے کا اختیار نہیں۔ اگر سمجھانے سے وہ باز آ جائیں اور صلح صفائی سے فیصلہ پر پہنچ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ جو فیصلہ نہیں مانتا اس کو سزا دو۔ اسے معاشرے میں کوئی مقام نہ دو۔ اس کے ہمدرد اور حمایتی نہ بنو۔ ورنہ سزا یافتہ کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ فیصلہ غلط ہو یا صحیح۔ اب معاشرے کا کام ہے کہ اس پر عمل درآمد کروائے اور جب اس دباؤ کی وجہ سے دوسرا صلح پر راضی ہو جائے تو پھر نہ ہی معاشرے کو اور نہ ہی نظام جماعت کو کسی قسم کی انا کا مسئلہ بنانا چاہئے۔ گزشتہ تعزیر کو بھول جائیں اور فیصلہ پر عمل درآمد کرنے والے کو وہی مقام دیں جو سب کا ہے دلوں سے کینے نکال دو کہ ایسے لوگوں سے اللہ محبت کرتا ہے اور یہی کامیابی ہے۔

حضور انور نے معاشرے کی اصلاح کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی چند احادیث پیش فرمائیں۔ ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں وہ شخص کذاب نہیں کہلا سکتا جو لوگوں کے درمیان صلح کروانے کی غرض سے صرف اچھی بات پہنچائے۔ ایک اور حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے اور خدا کا پسندیدہ بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپس کے جھگڑوں فسادوں اور لڑائیوں کو ختم کر دینا چاہئے۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے چند پاکیزہ ارشادات پڑھ کر سنائے جن میں جماعت کے احباب کو آپس میں صلح کرنے اور دوسرے بھائیوں کے گناہ بخشنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے کہ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بڑا سخت انذار ہے۔ خدا کرے کہ ہم آپس کی رنجشوں کو جلد ختم کرنے والے اور صلح کی طرف بڑھنے والے ہوں۔

کفالت یتامیٰ کا نظام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

جماعت میں یتامیٰ کی خبر گیری کا بڑا اچھا انتظام جاری ہے۔ اس کا نام یکصد یتامیٰ کی سکیم ہے۔

(خطبہ جمعہ 23 جنوری 2004ء)

(مرسلہ: سیکرٹری یکصد یتامیٰ کمیٹی ربوہ)

دعا کی خصوصی درخواست

☆محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں آج کل دل کے عارضہ کی وجہ سے لندن کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ ڈاکٹرز نے ان کے دل کی دو آرٹریز کی گزشتہ دنوں انجیو پلاسٹی کی تھی۔ ابھی مزید ایک آرٹری میں بلاکیج (Blockage) ہے۔ اور مورخہ 27 ستمبر 2004ء کو اس آرٹری کی انجیو پلاسٹی متوقع ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس دیرینہ خادم سلسلہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور ان کو صحت و سلامتی والی فعال زندگی عطا کرے۔ آمین

نتیجہ مضمون نویسی

سہ ماہی سوم 2004ء

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

اول۔ مکرم قیصر محمود صاحب۔ دارالعلوم جنوبی ربوہ
دوم۔ مکرم ڈاکٹر ظہیر احمد طاہر۔ ڈیریانوالہ نارووال
سوم۔ مکرم فراست احمد راشد صاحب طاہر ہوسٹل ربوہ
چہارم۔ مکرم ہمایوں احمد طاہر اقامۃ الظفر وقف جدید ربوہ
پنجم۔ مکرم رانا بصیر احمد ابصار صاحب۔ دارالصدر شمالی ربوہ
ششم۔ مکرم عبدالعلی صاحب۔ ماڈل ٹاؤن لاہور
ہفتم۔ مکرم ملک فرحان احمد صاحب گوجرانوالہ شہر
ہشتم۔ مکرم ناصر محمود طاہر صاحب دارالیمن شرقی ربوہ
نہم۔ مکرم مبارک احمد فرخ صاحب۔ دارالصدر شمالی ربوہ
دہم۔ مکرم آصف احمد۔ بشیر آباد حیدر آباد۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خطبہ جمعہ

یاد رکھیں بحیثیت گھر کے سربراہ مرد کی ذمہ داری ہے کہ اپنے گھر کے ماحول پر نظر رکھے، اپنی بیوی کے بھی حقوق ادا کرے اور اپنے بچوں کے بھی حقوق ادا کرے

(قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالے سے مردوں کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور اپنے اہل و عیال سے حسن سلوک کی تاکیدی نصیحت)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2 جولائی 2004ء بمطابق 2 روفا 1383 ہجری شمسی بمقام انٹرنیشنل سنٹر، مسی ساگا (کینیڈا)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الفرقان آیت نمبر 75 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم کو اپنے جیون ساتھیوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

اللہ تعالیٰ نے مرد کے قویٰ کو جسمانی لحاظ سے مضبوط بنایا ہے اس لئے اس کی ذمہ داریاں اور فرائض بھی عورت سے زیادہ ہیں۔ اس سے ادائیگی حقوق کی زیادہ توقع کی جاتی ہے۔ عبادات میں بھی اس کو عورت کی نسبت زیادہ مواقع مہیا کئے گئے ہیں۔ اور اس لئے اس کو گھر کے سربراہ کی حیثیت بھی حاصل ہے اور اسی وجہ سے اس پر بحیثیت خاوند بھی بعض اہم ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں۔ اور اسی وجہ سے بحیثیت باپ اس پر ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں۔ اور بہت ساری ذمہ داریاں ہیں، چند ایک کا میں یہاں ذکر کروں گا۔ اور ان ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے حکم دیا کہ تم نیکیوں پر قائم ہو، تقویٰ پر قائم ہو، اور اپنے گھر والوں کو، اپنی بیویوں کو، اپنی اولاد کو تقویٰ پر قائم رکھنے کے لئے نمونہ بنو۔ اور اس کے لئے اپنے رب سے مدد مانگو، اس کے آگے روؤ، گڑگڑاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے اللہ! ان راستوں پر ہمیشہ چلاتا رہ جو تیری رضا کے راستے ہیں، کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ ہم بحیثیت گھر کے سربراہ کے، ایک خاوند کے اور ایک باپ کے، اپنے حقوق ادا نہ کر سکیں اور اس وجہ سے تیری ناراضگی کا موجب بنیں۔ تو جب انسان سچے دل سے یہ دعا مانگے اور اپنے عمل سے بھی اس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ نہ ایسے گھروں کو برباد کرتا ہے، نہ ایسے خاوندوں کی بیویاں ان کے لئے دکھ کا باعث بنتی ہیں اور نہ ان کی اولاد ان کی بدنامی کا موجب بنتی ہے۔ اور اس طرح گھر جنت کا نظارہ پیش کر رہا ہوتا ہے۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ معیار حاصل کرنے کے لئے کیا نمونے دیئے ہیں اور کیا نصائح فرمائی ہیں۔ اس کی کچھ مثالیں میں اس وقت یہاں پیش کروں گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔ امام نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔ اور مرد اپنے اہل پر نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مرد اپنے والد کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اور فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(بخاری کتاب الجمعۃ ۔باب الجمعۃ فی القریٰ والمدن)

تو اس روایت میں مختلف طبقوں کے بارے میں ذکر ہے کہ وہ اپنے اپنے ماحول میں نگران ہیں لیکن اس وقت میں کیونکہ مردوں کے بارے میں ذکر کر رہا ہوں اس لئے اس بارے میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ عموماً اب یہ رواج ہو گیا ہے کہ مرد کہتے ہیں کیونکہ ہم پر باہر کی ذمہ داریاں ہیں، ہم کیونکہ اپنے کاروبار میں اپنی ملازمتوں میں مصروف ہیں اس لئے گھر کی طرف توجہ نہیں دے سکتے اور بچوں کی نگرانی کی ساری ذمہ داری عورت کا کام ہے۔ تو یاد رکھیں کہ بحیثیت گھر کے سربراہ مرد کی ذمہ داری ہے کہ اپنے گھر کے ماحول پر بھی نظر رکھے، اپنی بیوی کے بھی حقوق ادا کرے اور اپنے بچوں کے بھی حقوق ادا کرے، انہیں بھی وقت دے ان کے ساتھ بھی کچھ وقت صرف کرے چاہے ہفتہ کے دو دن ہی ہوں، ویک اینڈز پر جو ہوتے ہیں۔ انہیں (۔) سے جوڑے، انہیں جماعتی پروگراموں میں لائے، ان کے ساتھ تفریحی پروگرام بنائے، ان کی دلچسپیوں میں حصہ لے تاکہ وہ اپنے مسائل ایک دوست کی طرح آپ کے ساتھ بانٹ سکیں۔ بیوی سے اس کے مسائل اور بچوں کے مسائل کے بارے میں پوچھیں، ان کے حل کرنے کی کوشش کریں۔ پھر ایک سربراہ کی حیثیت آپ کو مل سکتی ہے۔ کیونکہ کسی بھی جگہ کے سربراہ کو اگر اپنے دائرہ اختیار میں اپنے رہنے والوں کے مسائل کا علم نہیں تو وہ تو کامیاب سربراہ نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے بہترین نگران وہی ہے جو اپنے ماحول کے مسائل کو بھی جانتا ہو۔ یہ قابل فکر بات ہے کہ آہستہ آہستہ ایسے لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو اپنی ذمہ داریوں سے اپنی نگرانی کے دائرے سے فرار حاصل کرنا چاہتے ہیں یا آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ اور اپنی دنیا میں مست رہ کر زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو مومن کو، ایک احمدی کو ان باتوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہونا چاہئے۔ مومن کے لئے تو یہ حکم ہے کہ دنیاداری کی باتیں تو الگ رہیں، دین کی خاطر بھی اگر تمہاری مصروفیات ایسی ہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے تم نے مستقلاً اپنا یہ معمول بنا لیا ہے، یہ روٹین بنا لی ہے کہ اپنے گردوپیش کی خبر ہی نہیں رکھتے، اپنے بیوی بچوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، اپنے ملنے والوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، اپنے معاشرے کی ذمہ داریاں نہیں نبھاتے تو یہ بھی غلط ہے۔ اس طرح تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ معیار حاصل

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

کرنے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرو اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرو۔

جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے، عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے عبداللہ! جو مجھے بتایا گیا ہے کیا یہ درست ہے کہ تم دن بھر روزے رکھے رہتے ہو اور رات بھر قیام کرتے ہو یعنی نمازیں پڑھتے رہتے ہو، اس پر میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ۔ تو پھر آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو کبھی روزہ رکھو کبھی چھوڑ دو، رات کو قیام کرو اور سو بھی جایا کرو۔ کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری زیارت کو آنے والے کا بھی تم پر حق ہے۔

(بخاری کتاب الصوم باب حق الجسم فی الصوم)

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر کے سربراہ کی حیثیت سے گھر والوں کے حقوق کس طرح ادا کیا کرتے تھے اس بارے میں حضرت اسودؓ کی روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے **حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر پر کیا کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا وہ اپنے اہل خانہ کی خدمت میں لگے رہتے تھے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔** (صحیح بخاری کتاب الاذان)

تو آپؐ سے زیادہ مصروف اور آپؐ سے زیادہ عبادت گزار کون ہو سکتا ہے۔ لیکن دیکھیں آپؐ کا اسوہ کیا ہے کتنی زیادہ گھریلو معاملات میں دلچسپی ہے کہ گھر کے کام کاج بھی کر رہے ہیں اور دوسری مصروفیات میں بھی حصہ لے رہے ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ”تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک میں بہتر ہے“ اور فرمایا کہ ”میں تم سے بڑھ کر اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہوں“۔ (ترمذی کتاب المناقب)

ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم اس خوبصورت نمونہ پر، اس اسوہ پر عمل کرتے ہیں؟ بعض ایسی شکایات بھی آتی ہیں کہ ایک شخص گھر میں کرسی پہ بیٹھا اخبار پڑھ رہا ہے، پیاس لگی تو بیوی کو آواز دی کہ فریج میں سے پانی یا جوس نکال کر مجھے پلا دو۔ حالانکہ قریب ہی فریج پڑا ہوا ہے خود نکال کر پی سکتے ہیں۔ اور اگر بیوی بیچاری اپنے کام کی وجہ سے یا مصروفیت کی وجہ سے یا کسی وجہ سے لیٹ ہو گئی تو پھر اس پر گرجنا، برسنا شروع کر دیا۔ تو ایک طرف تو یہ دعویٰ ہے کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اور دوسری طرف عمل کیا ہے، ادنیٰ سے اخلاق کا بھی مظاہرہ نہیں کرتے۔ اور کئی ایسی مثالیں آتی ہیں جو پوچھو تو جواب ہوتا ہے کہ ہمیں تو قرآن میں اجازت ہے عورت کو سرزنش کرنے کی۔ تو واضح ہو کہ قرآن میں اس طرح کی کوئی ایسی اجازت نہیں ہے۔ اس طرح آپ اپنی ذاتی دلچسپی کی وجہ سے قرآن کو بدنام نہ کریں۔

گھریلو زندگی کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی گواہی یہ ہے کہ نبی کریمؐ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم، عام آدمیوں کی طرح بلا تکلف گھر میں رہنے والے، آپ نے کبھی تیوری نہیں چڑھائی، ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ نیز آپؓ فرماتی ہیں کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھایا نہ کبھی خادم کو مارا۔ خادم کو بھی کبھی کچھ نہیں کہا۔ (شمائل ترمذی باب ما جاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

آج کل دیکھیں ذرا ذرا سی بات پر عورت پر ہاتھ اٹھا لیا جاتا ہے حالانکہ جہاں عورت کو سزا کی اجازت ہے وہاں بہت سی شرائط ہیں اپنی مرضی کی اجازت نہیں ہے۔ چند شرائط ہیں ان کے ساتھ یہ اجازت ہے۔ اور شاید ہی کوئی احمدی عورت اس حد تک ہو کہ جہاں اس سزا کی ضرورت پڑے۔ اس لئے بہانے تلاش کرنے کی بجائے مرد اپنی ذمہ داریاں سمجھیں اور عورتوں کے حقوق ادا کریں جیسے کہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ (۔) (سورۃ النساء آیت نمبر 35) یعنی مرد عورتوں پر نگران ہیں اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال ان پر خرچ کرتے ہیں۔ (جو نکھٹو گھر بیٹھے رہتے ہیں وہ تو ویسے ہی نگران نہیں بنتے) پس نیک عورتیں فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ نے تاکید کی ہے۔ اور وہ عورتیں جن سے تمہیں باغیانہ رویے کا خوف ہو تو ان کو پہلے تو نصیحت کرو (اس میں بے حیائی نہیں ہے ایسی باتیں جو ہمسایوں میں کسی بدنامی کا موجب بن رہی ہوں، بعض ایسی حرکتیں ہوتی ہیں) تو پہلے ان کو نصیحت کرو، پھر ان کو بستروں میں الگ چھوڑ دو اور پھر اگر ضرورت ہو تو ان کو بدنی سزا بھی دو اور پھر فرمایا پس اگر وہ تمہاری اطاعت کریں تو پھر ان کے خلاف کوئی حجت یا بہانے تلاش نہ کرو۔ یقیناً اللہ بہت بلند اور بہت بڑا ہے، تو فرمایا کہ اس انتہائی باغیانہ رویے سے عورت اپنی اصلاح کر لے تو پھر بلاوجہ اسے سزا دینے کے بہانے تلاش نہ کرو یاد رکھو کہ اگر تم تقویٰ سے خالی ہو کر ایسی حرکتیں کرو گے اور اپنے آپ کو سب کچھ سمجھ رہے ہو گے اور عورت کی تمہارے نزدیک کوئی حیثیت ہی نہیں ہے تو یاد رکھو کہ پھر اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے جو تمہاری ان حرکتوں کی وجہ سے تمہاری پکڑ بھی کر سکتی ہے۔ اس لئے جو درجے سزا کے مقرر کئے گئے ہیں ان کے مطابق عمل کرو اور جب اصلاح کا کوئی پہلو نہ دیکھو، اگر ایسی عورت کا بدستور وہی رویہ ہے تو پھر سزا کا حکم ہے۔ یہ نہیں کہ ذرا ذرا سی بات پر اٹھے اور ہاتھ اٹھا لیا یا سوٹی اٹھا لی۔ اور اتنے ظالم بھی نہ بنو کہ بہانے تلاش کر کے ایک شریف عورت کو اس باغیانہ روش کے زمرے میں لے آؤ اور پھر اسے سزا دینے لگو۔ ایسے مرد یاد رکھیں کہ خدا کا قائم کردہ نظام بھی یعنی نظام جماعت بھی، اگر نظام کے علم میں یہ بات آ جائے تو ایسے لوگوں کو ضرور سزا دیتا ہے۔ خدا کے لئے قرآن کو بدنام نہ کریں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (۔) تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو“۔ جو باہر بظاہر نیک نظر آتے ہیں ان میں بھی کئی خامیاں ہوتی ہیں، جو بیویوں کے ساتھ یا گھر والوں کے ساتھ نیک سلوک نہیں کر رہے اس لئے معاشرے کو بھی ایسے لوگوں پر غور کرنا چاہئے۔ ظاہری چیز پہ نہ جائیں۔ فرمایا کہ ”جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے۔ ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصے سے بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مر گئی ہے۔ اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ (۔) ہاں اگر وہ بے جا کام کرے تو تنبیہ ضروری چیز ہے“۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 403-404)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کو ایک دوسرے میں خوبیاں تلاش کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو دوسرے میں عیب نظر آتا ہے یا اس کی کوئی اور ادا ناپسند ہے تو کئی باتیں اس کی پسند بھی ہوں گی جو اچھی بھی لگیں گی۔

(مسلم کتاب الرضاع باب الوصیۃ بالنساء)

تو وہ پسندیدہ باتیں جو ہیں ان کو مدنظر رکھ کر ایثار کا پہلو اختیار کرتے ہوئے موافقت کی فضا پیدا کرنی چاہئے۔ آپس میں صلح و صفائی کی فضا پیدا کرنی چاہئے تو یہ میاں بیوی دونوں کو نصیحت ہے کہ اگر دونوں ہی اگر اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھیں تو چھوٹی چھوٹی جو ہر وقت گھروں میں لڑائیاں، چخ چخ ہوتی رہتی ہیں وہ نہ ہوں اور بچے بھی برباد نہ ہوں۔ ذرا ذرا سی بات پر معاملات بعض دفعہ اس قدر تکلیف دہ صورت اختیار کر جاتے ہیں کہ انسان سوچ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ ایسے لوگ بھی اس دنیا میں موجود ہیں کہ جو کہنے کو تو انسان ہیں مگر جانوروں سے بھی بدتر۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تقریباً پندرہ سال کا طویل عرصہ گزارنے کے بعد حضرت خدیجہؓ نے پہلی وحی کے موقع پہ جو گواہی دی، جب وحی ہوئی اور آنحضرت ﷺ بہت پریشان تھے کہ کیا ہو گیا تو حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا کہ بخدا

اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے اور رشتہ داروں سے حسن سلوک فرماتے ہیں اور غریبوں ناداروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں اور معدوم ہو جانے والی نیکیوں کو زندہ کرنے والے ہیں" یعنی جو نیکیاں ختم ہو گئی ہیں ان کو دوبارہ زندہ کرنے والے ہیں۔ "اور سچ بولنے کے نتیجہ میں پیش آنے والی مشکلات کے باوجود حق کے ہی معین و مددگار ہیں"۔ (یعنی سچی بات ہی کہتے ہیں) "اور مہمان نواز بھی ہیں"۔

(بخاری بدء الوحی)

تو ایک انسان میں جو خصوصیات ہونی چاہئیں خاص طور پر ایک مرد میں جن خصوصیات کا ہونا ضروری ہے جس سے پاک معاشرہ وجود میں آ سکتا ہے وہ یہی ہے جن کا ذکر حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کے خلق کے ضمن میں فرمایا کہ صلہ رحمی اور حسن سلوک، رشتہ داروں کا خیال، ان کی ضروریات کا خیال، ان کی تکالیف کو دور کرنے کی کوشش۔ اب صلہ رحمی بھی بڑا وسیع لفظ ہے اس میں بیوی کے رشتہ داروں کے بھی وہی حقوق ہیں جو مرد کے اپنے رشتے داروں کے ہیں۔ ان سے بھی صلہ رحمی اتنی ہی ضروری ہے جتنی اپنوں سے۔ اگر یہ عادت پیدا ہو جائے اور دونوں طرف سے صلہ رحمی کے یہ نمونے قائم ہو جائیں تو پھر کیا کبھی اس گھر میں تُو تکار ہو سکتی ہے؟ کوئی لڑائی جھگڑا ہو سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ کیونکہ اکثر جھگڑے ہی اس بات سے ہوتے ہیں کہ ذرا سی بات ہوئی یا ماں باپ کی طرف سے کوئی رنجش پیدا ہوئی یا کسی کی ماں نے یا کسی کے باپ نے کوئی بات کہہ دی، اگر مذاق میں ہی کہہ دی اور کسی کو بری لگی تو فوراً ناراض ہو گیا کہ میں تمہاری ماں سے بات نہیں کروں گا، میں تمہارے باپ سے بات نہیں کروں گا۔ میں تمہارے بھائی سے بات نہیں کروں گا۔ پھر الزام تراشیاں کہ وہ یہ ہیں اور وہ ہیں تو یہ زود رنجیاں چھوٹی چھوٹی باتوں پر، یہی پھر بڑے جھگڑوں کی بنیاد بنتی ہیں۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر اپنی بیویوں کے رشتہ داروں سے اور ان کی سہیلیوں سے حسن سلوک فرمایا کرتے تھے۔ بے شمار مثالوں میں سے ایک یہاں دیتا ہوں۔

راوی نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ کی آواز کان میں پڑتے ہی کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے اور خوش ہو کر فرماتے یہ تو خدیجہ کی بہن ہالہ آئی ہے۔ اور آپ کا یہ دستور تھا کہ گھر میں کبھی کوئی جانور ذبح ہوتا تو اس کا گوشت حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں میں بھجوانے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل خدیجہ)

لیکن یہاں تھوڑی سی وضاحت بھی کر دوں اس کی تشریح میں۔ بعض باتیں سامنے آتی ہیں جن کی وجہ سے وضاحت کرنی پڑ رہی ہے۔ کیونکہ معاشرے میں عورتیں اور مرد زیادہ مکس اپ (Mixup) ہونے لگ گئے ہیں۔ اس سے کوئی یہ مطلب نہ لے لے کہ عورتوں کی مجلسوں میں بھی بیٹھنے کی اجازت مل گئی ہے اور بیویوں کی سہیلیوں کے ساتھ بیٹھنے کی بھی کھلی چھٹی مل گئی ہے۔ خیال رکھنا بالکل اور چیز ہے اور بیوی کی سہیلیوں کے ساتھ دوستانہ کر لینا بالکل اور چیز ہے۔ اس سے بہت سی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ کئی واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ پھر بیوی تو ایک طرف رہ جاتی ہے اور سہیلی جو ہے وہ بیوی کا مقام حاصل کر لیتی ہے۔ مرد تو پھر اپنی دنیا بسا لیتا ہے لیکن وہ پہلی بیوی بیچاری روتی رہتی ہے۔ اور یہ حرکت سراسر ظلم ہے اور اس قسم کی اجازت (۔) نے قطعاً نہیں دی۔ کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں شادی کرنے کی اجازت ہے یہاں ان معاشروں میں خاص طور پر احتیاط کرنی چاہئے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، اُس بیوی کا بھی خیال رکھیں جس نے ایک لمبا عرصہ تنگی ترشی میں آپ کے ساتھ گزارا ہے۔ آج یہاں پہنچ کر اگر حالات ٹھیک ہو گئے ہیں تو اس کو دھتکار دیں، یہ کسی طرح بھی انصاف نہیں ہے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ آپؐ کو کہا کہ اے اللہ کے رسول! خدا نے آپؐ کو اس قدر اچھی اچھی بیویاں عطا فرمائی ہیں۔ اب اس بڑھیا (یعنی حضرت خدیجہؓ) کا ذکر جانے بھی دیں۔ تو آپؐ فرماتے تھے کہ نہیں، نہیں۔ خدیجہ اس وقت میری ساتھی بنی جب میں تنہا تھا۔ وہ اس وقت میری سپر بنی جب میں بے یار و مددگار تھا۔ وہ اپنے مال کے ساتھ مجھ پر فدا ہو گئیں اور اللہ تعالیٰ نے ان سے مجھے اولاد بھی عطا کی۔ انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 6 صفحہ 188 مطبوعہ بیروت)

تو یہ ہے اسوۂ حسنہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور ایسے معاملات سن کر بڑی تکلیف ہوتی ہے، طبیعت بعض دفعہ بے چین ہو جاتی ہے کہ ہم میں سے بعض کس طرف چل پڑے ہیں۔ بیوی کی ساری قربانیاں بھول جاتے ہیں حتیٰ کہ بعض تو اس حد تک کمینگی پر اتر آتے ہیں کہ بیوی سے رقم لے کر اس پر دباؤ ڈال کر اس کے ماں باپ سے رقم وصول کر کے کاروبار کرتے ہیں یا زبردستی بیوی کے پیسوں سے خریدے ہوئے مکان میں اپنا حصہ ڈال لیتے ہیں اور پھر اس کو مستقل دھمکیاں ہوتی ہیں۔ اور بعض دفعہ تو حیرت ہوتی ہے کہ اچھے بھلے شریف خاندانوں کے لڑکے بھی ایسی حرکتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ کچھ خوف خدا کریں اور اپنی اصلاح کریں۔ ورنہ یہ واضح ہو کہ نظام جماعت، اگر نظام کے پاس معاملہ آ جائے تو، کبھی ایسے بیہودہ لوگوں کا ساتھ نہیں دیتا، نہ دے گا۔ اور پھر یہی نہیں کہ لڑکے خود کرتے ہیں بلکہ ایسے لڑکوں کے ماں باپ بھی ان پر دباؤ ڈال کے ایسی حرکتیں کرواتے ہیں۔ وہ بھی یاد رکھیں کہ ان کی بھی بیٹیاں ہیں اور ان سے بھی یہی سلوک ہو سکتا ہے۔ اور اگر بیٹیاں نہیں ہیں جن کی تکلیف کا احساس ہو، بعضوں کے بیٹے ہوتے ہیں اس لئے ان کو بیٹیوں کی تکلیف کا پتہ ہی نہیں لگتا۔ تو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کو تو جان دینی ہے، اس کے حضور تو حاضر ہونا ہے۔

حضرت عائشہؓ ایک روایت کرتی ہیں کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دیر سے گھر لوٹتے تو کسی کو زحمت دیئے یا جگائے بغیر خود ہی کھانا لے کر تناول فرما لیتے یا دودھ ہوتا تو خود ہی لے کر نوش فرما لیتے۔ (مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف)

یہ اسوہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لیکن بعض مثالیں ایسی سامنے آتی ہیں، عموماً اب یہ ہوتا ہے کہ مرد لیٹ کام سے واپس آتے ہیں اور یہ روز کا معمول ہے اور اگر بیوی کسی دن طبیعت کی خرابی کی وجہ سے پہلے کھانا کھا لے تو ایک قیامت برپا ہو جاتی ہے۔ موڈ بگڑ جاتے ہیں کہ تم نے میرا انتظار کیوں نہیں کیا۔ ہمارے معاشرے میں پاکستانی، ہندوستانی اس مشرقی معاشرے میں یہ بات زیادہ پیدا ہوتی جا رہی ہے، پہلے بھی تھی لیکن پڑھے لکھے ہونے کے ساتھ ساتھ ختم ہونی چاہئے تھی، اس کی بھی اصلاح کرنی چاہئے۔ اور 'زیادہ' سے میرا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک دو فیصد بھی ہمارے اندر ہے تب بھی قابل فکر ہے، بڑھ سکتی ہے۔ پھر اس وجہ سے خاوند تو جو ناراض ہوتا ہے بیوی سے تو ہوتا ہے، ساس سسر بھی ناراض ہو جاتے ہیں اپنی بہو سے۔ کہ تم نے کیوں انتظار نہیں کیا۔

پھر ایک روایت ہے۔ آنحضرتؐ کی ایک بیوی حضرت صفیہؓ تھیں جو رسول اللہ کے شدید معاند اور یہودی قبیلہ بنو نضیر کے سردار حیّ بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ جنگ خیبر سے واپسی پر آنحضرتؐ نے اونٹ پر حضرت صفیہؓ کے لئے خود جگہ بنائی۔ آپؐ نے جو عبا زیب تن کر رکھا تھا اسے اتار کر اور تہہ کر کے حضرت صفیہ کے بیٹھنے کی جگہ پر بچھا دیا۔ پھر ان کو سوار کرتے ہوئے آپ نے اپنا گھٹنا ان کے آگے جھکا دیا۔ اور فرمایا کہ اس پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ خیبر)

تو دیکھیں کس طرح آپ نے بیوی کا خیال رکھا۔ یہ نمونے آپؐ نے ہمیں عمل کرنے کے لئے دیئے ہیں۔ آج کل بعض لوگ صرف اس خیال سے بیویوں کا خیال نہیں رکھتے کہ لوگ کیا کہیں گے کہ بیوی کا غلام ہو گیا ہے۔ بلکہ حیرت ہوتی ہے بعض لڑکوں کے، مردوں کے بڑے بزرگ رشتہ دار بھی بچوں کو کہہ دیتے ہیں کہ بیوی کے غلام نہ بنو۔ بجائے اس کے کہ آپس میں ان کی محبت اور سلوک میں اضافہ کرنے کا باعث بنیں۔ اپنے لئے کچھ اور پسند کر رہے ہوتے ہیں،

دوسروں کے لئے کچھ اور پسند کر رہے ہوتے ہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو نمونہ گھریلو زندگی میں ہے ہر لحاظ سے مثالی اور بہترین تھا آپ اپنے اہل خانہ کے نان ونفقہ کا بطور خاص اہتمام فرماتے تھے۔ یعنی جوان کے اخراجات ہیں ان کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ اپنی وفات کے وقت بھی ازواج مطہرات کے نان نفقہ کے بارے میں تاکیدی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا خرچہ ان کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا جائے۔ (بخاری کتاب الوصایا باب نفقة القیم للوقت)

اس بات سے وہ مرد جو عورتوں کے مال پر نظر رکھے رہتے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ذمہ داری ان کی ہے اور عورت کی رقم پر ان کا کوئی حق نہیں۔ اپنے بیوی بچوں کے خرچ پورے کرنے کے وہ مرد خود ذمہ دار ہیں۔ اس لئے جو بھی حالات ہوں چاہے مزدوری کر کے اپنے گھر کے خرچ پورے کرنے پڑیں ان کا فرض ہے کہ وہ گھر کے خرچ پورے کریں۔ اور اس محنت کے ساتھ اگر دعا بھی کریں تو پھر اللہ تعالیٰ برکت بھی ڈالتا ہے اور کشائش بھی پیدا فرماتا ہے۔

ایک روایت ہے حضرت سلمان بن احوص روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضورؐ کے ہمراہ موجود تھے۔ اس موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد وثناء کے بعد وعظ ونصیحت فرمائی اور پھر فرمایا کہ عورتوں کے بارے میں ہمیشہ بھلائی کے لئے کوشاں رہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ قیدیوں کی طرح بندھی ہوئی ہیں۔ تم ان پر کوئی حق ملکیت نہیں رکھتے سوائے اس کے کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوں (یعنی تمہارا حق ملکیت نہیں کہ جب چاہو مارنا شروع کر دو جب چاہو جو مرضی سلوک کر لو۔ سوائے اس کے کہ وہ بے حیائی کی مرتکب ہوں)۔ اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کے کپڑوں اور کھانے کا بہترین خیال رکھو۔

(ترمذی کتاب الرضاع)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں آپؐ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کا مطالعہ کرو تمہیں معلوم ہو کہ آپ ایسے خلیق تھے۔ باوجودیکہ آپ بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تھی تو آپؐ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے۔**

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 44۔ جدید ایڈیشن)

پھر ایک روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں سے بھلائی سے پیش آیا کرو۔ عورت یقیناً پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پسلی کے اوپر کے حصے میں زیادہ کجی ہوتی ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اور تم اسے چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس تم اس سے بھلائی ہی سے پیش آیا کرو۔

ایک اور روایت میں ہے کہ عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو توڑ دو گے اور اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہو تو تم اس کی کجی کے باوجود اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ (بخاری کتاب الانبیاء باب خلق آدم وذریتہ)

اب پسلی کا زاویہ یا گولائی جو بھی ہے وہی اس کی مضبوطی ہے۔ اور انتہائی نازک حصہ بھی کسی جاندار کا اس کے حصار میں ہے۔ یعنی دل اور بعض دوسری چیزیں بھی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی اس تخلیق سے انسان نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس لئے دیکھ لیں عمارتوں اور پلوں میں جہاں زیادہ مضبوطی دینی ہو اسی طرح گولائی دی جاتی ہے۔ تو فرمایا کہ عورت کا جو مضبوط کردار ہے اس سے اگر فائدہ اٹھانا ہے تو اس کو زیادہ اپنے مطابق ڈھالنے کی کوشش نہ کرو ورنہ فائدہ تو کیا وہ تمہارے کسی کام کی بھی نہیں رہے گی۔ لیکن یہ بھی ثابت شدہ ہے کہ عورت میں اللہ تعالیٰ نے قربانی کا مادہ بہت زیادہ رکھا ہے۔ اگر خود نمونہ بن کر اس سے نیکی سے پیش آؤ گے تو وہ خود اپنے آپ کو تمہاری خواہشات پر قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے گی۔ اس لئے اس سے زیادہ فائدہ سختی سے نہیں بلکہ پیار ومحبت سے ہی اٹھایا جا سکتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ ”یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے (۔) کے لیڈر عبدالکریم کو۔ (۔) کہ نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سرنرمی ہے“۔

.........فرمایا کہ ”حتی المقدور پہلا فرض مومن کا ہر ایک کے ساتھ نرمی حسن اخلاق ہے اور بعض اوقات تلخ الفاظ کا استعمال بطور تلخ دوا کے جائز ہے۔

(اربعین نمبر 3 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 426۔ حاشیہ)

اس الہام پر جو حضرت مسیح موعود نے حاشیہ رقم فرمایا ہے اس میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ ”اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں۔ وہ ان کی کنیزیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدے میں دغا باز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (۔) یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور حدیث میں ہے (۔) یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بدخدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو گندے برتن کی طرح مت توڑو۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 75۔ حاشیہ۔ وتذکرہ صفحہ 396-397)

پھر فرمایا: ”اسی طرح عورتوں اور بچوں کے ساتھ تعلقات اور معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں اور جادۂ مستقیم سے بہک گئے ہیں“۔ سیدھے رستے سے ہٹ گئے ہیں۔ ”قرآن شریف میں لکھا ہے کہ (۔) مگر اب اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے“۔ فرمایا کہ ”دو قسم کے لوگ اس کے متعلق بھی پائے جاتے ہیں ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے“۔ (یعنی بے حیائی کرنے کی کھلی چھٹی دے دی ہے) ”دین کا ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا اور وہ کھلے طور پر (۔) کے خلاف کرتی اور کوئی ان سے نہیں پوچھتا۔ بعض ایسے ہیں انہوں نے خلیع الرسن تو نہیں کیا مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا۔ اور کنیزوں اور بہائم (یعنی جانوروں) سے بھی بدتر ان سے سلوک ہوتا ہے۔ مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں۔ غرض بہت ہی بری طرح سلوک کرتے ہیں۔ یہاں کے پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں کہ ایک اتار دی اور دوسری پہن لی۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے اور (۔) کے شعائر کے خلاف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں میں کامل نمونہ ہیں۔ آپ کی زندگی دیکھو کہ آپ عورتوں سے کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 387-388۔ جدید ایڈیشن)

بعض دفعہ گھروں میں چھوٹی موٹی چپقلشیں ہوتی ہیں ان میں عورتیں بحیثیت ساس کیونکہ ان کی طبیعت ایسی ہوتی ہے وہ کہہ دیتی ہیں کہ بہو کو گھر سے نکالو لیکن حیرت اس وقت ہوتی ہے جب سسر بھی، مرد بھی جن کو اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہوئی ہے اپنی بیویوں کی باتوں میں آ کر یا خود ہی بہوؤں کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں حتیٰ کہ بلاوجہ بہوؤں پہ ہاتھ بھی اٹھا لیتے ہیں۔ پھر بیٹوں کو بھی کہتے ہیں کہ مارو اور اگر مر گئی تو کوئی فرق نہیں پڑتا اور بیوی لے آئیں گے۔ اللہ عقل دے ایسے مردوں کو۔ ان کو حضرت اقدس مسیح موعود کے یہ الفاظ یاد رکھنے چاہئیں کہ ایسے مرد بزدل اور نامرد ہیں۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''چاہئے کہ بیویوں سے خاوندوں کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں اگر انہیں سے ان کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے اچھا ہے وہ جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 300 ۔جدید ایڈیشن)

ایک دفعہ (۔) میں مستورات کا ذکر چل پڑا تو ان کے متعلق احمدی احباب میں سے سربرآوردہ ممبر کا ذکر سنایا کہ ان کے مزاج میں اول سختی تھی عورتوں کو ایسا رکھا کرتے تھے جیسے زندان میں رکھا کرتے ہیں یعنی قید میں رکھا کرتے ہیں۔ اور ذرا وہ نیچے اترتیں تو ان کو مارا کرتے۔ لیکن شریعت میں حکم ہے کہ (۔) (النساء:20)۔ نمازوں میں عورتوں کی اصلاح اور تقویٰ کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ قصاب کی طرح برتاؤ نہ کریں'' (فرمایا کہ قصائی کی طرح برتاؤ نہ کریں) ''کیونکہ جب تک خدا نہ چاہے کچھ نہیں ہو سکتا''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 118)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے (یعنی اس کے رشتہ داروں سے بھی) نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(کشتیٔ نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19)

پھر مرد کے فرائض میں سے بچوں کے حقوق بھی ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ابرار کو اللہ تعالیٰ نے ابرار اس لئے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے والدین اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ جس طرح تم پر تمہارے والد کا حق ہے اسی طرح تم پر تمہارے بچے کا حق ہے۔

(الادب المفرد للبخاری باب برالأب لولده)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اس کے ساتھ اس کا ایک چھوٹا بچہ تھا وہ اسے اپنے ساتھ چمٹانے لگا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس پر رحم کرتا ہے؟ اس پر اس نے کہا جی حضور! تو حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے بہت زیادہ رحم کرے گا جتنا تو اس پر کرتا ہے اور وہ خدا ارحم الراحمین ہے۔

(الادب المفرد للبخاری باب رحمۃ العیال)

پھر حضرت ایوب اپنے والد اور اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہو۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

تو اس زمانے میں اور خاص طور پر اس ماحول میں باپوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ صرف اپنی باہر کی ذمہ داریاں نہ نبھائیں، گھروں کی بھی ذمہ داری ہے۔ اور اس کو سمجھیں کیونکہ ہر طرف سے معاشرہ اور بگاڑنے والا ماحول منہ کھولے کھڑا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے''۔ (بعض دفعہ بعض باپوں کو سزائیں دینے کا بہت شوق ہوتا ہے) ''گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے''۔ (اپنے آپ کو حصہ دار بنانا چاہتا ہے) ۔''ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد میں سزا سے کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا ہو اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے'' (کہ اگر مغلوب الغضب نہ ہو، غصے میں نہ ہو بلکہ اگر اصلاح کی خاطر سزا دینی ہو تو اس کو حق ہے) ''کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے'' (یا اس کو معاف کر دے) مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔

پھر فرمایا کہ: ''جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرا لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 318۔ جدید ایڈیشن)

بعض لوگ صرف اپنے بچوں تک ہی ربوبیت میں حصہ دار نہیں بنتے بلکہ دوسروں میں اور نظام میں بھی دخل اندازی کر کے اپنے آپ کو بالا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اب کل ہی یہاں (۔) میں ایک واقعہ ہوا ہے۔ وقف نو کی کلاس تھی اور کینیڈا والوں کی کلاس تھی واقفین نو کی۔ تو امریکہ سے ایک شخص اپنے بچے کے ساتھ آیا ہوا تھا اور زبردستی کوشش تھی کہ میرا بچہ بھی کلاس میں بیٹھے گا اور اس حد تک مغلوب الغضب ہو گیا کہ انتظامیہ سے بھی لڑائی شروع کر دی اور بچے کو بھی ڈانٹا اور مارنا شروع کر دیا بلکہ بچے بیچارے کو غصے میں سیڑھیوں سے نیچے پھینک دیا۔ وہ تو شکر ہے کہ اس کو چوٹیں زیادہ نہیں لگیں اور غصے میں وہ شخص اتنی اونچی بول رہا تھا کہ باہر سے (۔) کے اندر تک آوازیں آ رہی تھیں۔ تو ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا رب صرف ایک رب ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور تمہارے اس غصے سے تمہاری اس بد اخلاقی سے اور تو کچھ نہیں ہو گا سوائے اس کے کہ تمہارے اپنے اخلاق ظاہر ہو جائیں کہ وہ کیا ہیں۔ اس لئے استغفار کرو ورنہ ایسے لوگ پھر یاد رکھیں کہ اگر اصلاح کی کوشش نہ کی تو خود ہی اپنی بربادی کے سامان کرتے رہیں گے اور اسی میں گر جائیں گے۔

ایک روایت ہے، حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں کے ساتھ عزت سے پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

(ابن ماجہ ابواب الادب باب برالوالد)

تو اپنے بچوں میں عزت نفس پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی عزت کی جائے اس کو آداب سکھائے جائیں اس کی ایسے رنگ میں تربیت ہو کہ وہ دوسروں کی بھی عزت اور احترام کرنے والا ہو۔ اس طرح نہ اس کی تربیت کریں کہ اس عزت کی وجہ سے جو آپ اس کی کر رہے ہیں وہ خود سر ہو جائے، بگڑنا شروع ہو جائے، اپنے آپ کو دوسروں سے بالا سمجھے، دوسروں سے زیادہ سمجھنے لگ جائے اور دوسرے بچوں کو بھی اپنے سے کم تر سمجھے اور بڑوں کا احترام بھی اس کے دل میں نہ ہو۔ تو تربیت ایسے رنگ میں کی جانی چاہئے کہ اعلیٰ اخلاق بھی بچے کو ساتھ ساتھ آئیں۔ تو یہ صاحب بھی جو وقف نو بچے کے باپ ہیں اپنی بھی اصلاح کریں تبھی ان کا بچہ وقف نو کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو لڑکیوں کے ذریعہ آزمائش میں ڈالے اور وہ ان سے بہتر سلوک کرے وہ اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گی۔ (بخاری کتاب الادب)

تو دیکھیں کس قدر خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جن کی لڑکیاں ہیں۔ انسان تو گناہگار ہے ہزاروں لغزشیں ہو جاتی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے بھی قسم قسم کے راستے بخشش کے رکھے ہیں۔ تو لڑکیوں پر افسوس کرنے کی بجائے، جن کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں، ان کو شکر کرنا چاہئے اور ان کی نیک تربیت کرنی چاہئے اور ان کے لئے نیک نصیب کی دعا مانگنی چاہئے لیکن بعض دفعہ ایسے تکلیف دہ واقعات سامنے آتے ہیں کہ بعض لوگ اپنی بیویوں کو صرف اس لئے طلاق دے دیتے ہیں کہ تمہارے ہاں صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ تو خوف خدا کرنا چاہئے۔ کیا پتہ اگلی شادی میں بھی لڑکیاں ہی پیدا ہوں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور رات کو نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے اٹھتے اور عبادت کرتے تھے جب طلوع فجر میں تھوڑا سا وقت باقی رہ جاتا تو مجھے بھی جگاتے اور فرماتے تم بھی دو رکعت ادا کر لو۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوۃ خلف النائم)

تو مردوں کی ایک سربراہ کی حیثیت سے یہ بھی ذمہ داری ہے کہ متقی بننے اور متقی خاندان کا سربراہ بننے کے لئے خود بھی نمازوں کی پابندی کریں۔ رات کو اٹھیں یا کم از کم فجر کی نماز کے لئے تو ضرور اٹھیں، اپنی بیوی بچوں کو بھی اٹھائیں۔ جو گھر اس طرح عبادت گزار افراد سے بھرے ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی برکات کو سمیٹنے والے ہوں گے۔ لیکن یاد رکھیں کہ کوشش بھی اس وقت بارآور ہوگی، اس وقت کامیابیاں ملیں گی کہ جب دعا کے ساتھ یہ کوشش کر رہے ہوں گے۔ صرف اٹھا کے اور ٹکریں مار کے نہیں بلکہ دعائیں بھی مسلسل کرتے رہیں اپنے لئے، اپنے بیوی بچوں کے لئے۔ اس لئے اپنی نمازوں میں بھی اپنی بیوی بچوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ (۔) کہ میری بیوی بچوں کی اصلاح فرما اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔ غرض ان کی وجہ سے بھی اکثر انسان پر مصائب شدائد آ جایا کرتے ہیں تو ان کی اصلاح کی طرف بھی پوری توجہ کرنی چاہئے اور ان کے واسطے بھی دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 456-457۔ جدید ایڈیشن)

پھر آپ نے فرمایا کہ میرا طریق کیا ہے کہ میں کس طرح دعائیں مانگا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔ پہلی یہ کہ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔ دوسرے پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ العین عطا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں (یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلنے والے ہوں)۔ پھر تیسرے فرمایا کہ پھر میں اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔ پھر چوتھے فرمایا کہ میں اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام دعا کرتا ہوں۔ پھر پانچویں فرمایا پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلے سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 309۔ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں اپنے حقوق و فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے بیوی بچوں کی طرف سے ہمارے لئے تسکین کے سامان پیدا فرمائے اور آنکھیں ٹھنڈی رکھے۔ اللہ کی عبادت کرنے والے ہوں اور نیکیوں پر قائم رہنے والے ہوں اور جب ہمارا اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کا وقت آئے تو یہ تسلی ہو کہ ہم اپنے پیچھے نیک اور دیندار اولاد چھوڑے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔

آج جلسہ سالانہ بھی شروع ہو رہا ہے بلکہ میرا خیال ہے اس خطبے کے ساتھ ہی شروع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے پروگراموں سے آپ سب کو بھی اور آپ کے بیوی بچوں کو بھی فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس مقصد کے لئے آپ آئے ہیں اس کو پورا کرنے والے ہوں۔ یعنی اپنی روحانیت کو مزید صیقل کرنے کے لئے، مزید بڑھانے کے لئے۔ ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں پر اور درود پر بہت زور دیں۔ اپنے اخلاق کے اعلیٰ نمونے دکھائیں، اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کریں۔ ذرا ذرا سی بات پر غصے میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انتظامیہ ہر وقت آپ کی خدمت پر مامور ہے۔ لیکن اگر کوئی چھوٹی چھوٹی غلطیاں ہو جائیں تو صرف نظر کریں، معاف کرنے کی عادت ڈالیں۔ اللہ کی خاطر ان تین دنوں میں اگر تنگیاں برداشت کر بھی لیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اس کا اجر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت ملے گا۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کی مثالیں قائم کریں۔ اگر کچھ لوگوں کی آپس کی رنجشیں ہیں تو ان رنجشوں کو دور کریں، ایک دوسرے کو معاف کریں اور آپس میں ایک ہو جائیں۔ اللہ کرے کہ یہ جلسہ آپ سب کے لئے پہلے سے بڑھ کر روحانی تبدیلی لانے کا باعث بنے۔ آمین

نادار اور غریب طلباء کی امداد سے اللہ کے فضل کا حصول

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے چھوٹی سے چھوٹی نیکی کا موقع بھی ضائع نہیں ہونے دیتی۔ جہاں یہ ایک عظیم نیکی ہے۔ وہاں قرآن کریم اور آنحضور ﷺ کا فرمان بھی ہے۔ کہ ہر مرد و عورت کے لئے علم کا حصول لازمی ہے۔ اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ اور اس جماعت میں ایسے افراد بھی ہیں جو اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کر سکتے۔ ایسے نادار مستحق اور غریب طلباء کے لئے صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ایک شعبہ (امداد طلبہ) قائم ہے۔ یہ شعبہ خالصۃً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعے کام کرتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور نادار اور غریب طلبہ کی تعلیم کے لئے اس فنڈ میں رقوم بھجوائیں تا کہ کوئی طالب علم تعلیم کے زیور سے محروم نہ رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بہت زیادہ برکت دے آمین۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء (نظارت تعلیم) یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد امداد طلباء بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل ضلع رحیم یار خان، لودھراں اور ملتان دورہ پر الفضل کیلئے نئے خریدار بنانے، چندہ الفضل بقایا جات کی وصولی اور اشتہارات کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر الفضل)

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمید جیولرز
فون شوروم: 214220 فون رہائش: 213213
پروپرائٹرز: میاں محمد نصر اللہ۔ میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیوم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-6123862
Email:knp_pk@yahoo.com

کالکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)
(تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

پیکنگ	20ML	120ML	200ML
رعایتی قیمت	100/-	500/-	800/-

(اصل دوائی خریدتے وقت لیبل پر GHP جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ!

بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے
سپیشل ہومیو ... ٹانک
لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز۔ چھ مختلف تیل و روغن اور جرمنی و فرانس کے گیارہ مختلف مدر ٹنکچرز کو ایک خاص تناسب سے یکجا کر کے تیار کیا ہوا یہ ٹانک بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔
پیکنگ: 120ML ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔ رعایتی قیمت: 150/-

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین سال سے 20 سال تک لڑکے اور لڑکیوں کو اگر 2 ماہ تک مسلسل تین مختلف مرکبات کا باقاعدہ استعمال کروایا جائے تو اللہ کے فضل سے بچوں کے قد مناسب حد تک بڑھ جاتے ہیں اور ان کی خون و کیلشیم کی کمی دور ہو کر صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے لڑکے اور لڑکیوں کی دوا الگ الگ ہے۔ تین مختلف مرکبات پر مشتمل 2 ماہ کا مکمل علاج۔ رعایتی قیمت -/300
نیز 2 مختلف مرکبات پر مشتمل چھوٹے قد کا 2 ماہ کیلئے عام علاج رعایتی قیمت صرف -/125 روپے

ناک کے جملہ امراض
دائمی نزلہ، الرجی، ہڈی کا ٹیڑھا پن، ناک کے اندر گوشت کی سوجن، کو مڑ یعنی ناک کی جملہ امراض کا مؤثر علاج۔

رعایتی قیمت	پیکنگ	
25/-	20ML	GHP 67/GP
25/-	20ML	GHP 204/GH
25/-	20ML	GHP 254/GH
25/-	20ML	GHP 368/GH

چار ادویات ملا کر کم از کم 4-2 ماہ باقاعدہ استعمال کریں۔
چار ادویات پر مشتمل 2 ماہ کا علاج رعایتی قیمت -/900
نوٹ: جمعۃ المبارک کو سٹور اور کلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔ انشاء اللہ
212399

کراچی اور سیالکوٹ میں 22-K اور 21-K کے زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کانچیاں والا۔ سیالکوٹ

New BALENO
..New look, better comfort
SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے
BALENO
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel.5712119-5873384

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

☆ مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ واستاد مدرستہ الحفظ لکھتے ہیں کہ مورخہ 14 راگست 2004ء کو مکرم محمد اکرام ناصر صاحب ابن مکرم چوہدری محمد ارشد مانگٹ صاحب آف اونچا مانگٹ حال کینیڈا کا نکاح ہمراہ مکرمہ آصفہ نواز صاحبہ بنت مکرم محمد نواز وڑائچ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن گوجرانوالہ کینٹ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے بعد نماز عصر بیت الفضل لندن میں پڑھا۔ مکرم اکرام ناصر صاحب مکرم چوہدری نصر اللہ خاں صاحب مانگٹ کے پوتے اور آصفہ نواز صاحبہ مکرم چوہدری محمد عبداللہ وڑائچ صاحب کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

ولادت

☆ مکرم ملک غلام نبی شاہد صاحب ترن ہاؤٹ بیلجیئم لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے چھوٹے بیٹے مکرم عبدالاعلیٰ حسن صاحب اور بہو مکرمہ حمیرا مبارک صاحبہ کو مورخہ 18 راگست 2004ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود کا نام حسن اعلیٰ تجویز ہوا ہے نومولود مکرم مرزا مبارک احمد صاحب ابن ٹھیکیدار مرزا نذیر احمد صاحب آف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے نومولود کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں مولا کریم صحت والی لمبی عمر سے نوازے نیک صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

☆ مکرم نعیم احمد قریشی صاحب دارالرحمت شرقی الف لکھتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی مکرم کلیم احمد قریشی صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن قریشی صاحب دارالرحمت شرقی الف کا دل کا بائی پاس آپریشن کامیابی سے ہوگیا ہے۔ تاہم ابھی راولپنڈی ملٹری ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

☆ مکرم شیخ طاہر احمد صاحب قائد مجلس کوٹ مومن ضلع سرگودھا لکھتے ہیں کہ ان کے ماموں زاد بھائی شیخ گلزار احمد صاحب جرمنی کی اہلیہ مکرمہ رفعت گلزار صاحبہ کا جرمنی کے ہسپتال میں دل کا بائی پاس آپریشن متوقع ہے۔ صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ڈاکٹر محمود احمد ساجد صاحب ایم بی بی ایس، ایف۔ سی۔ پی۔ ایس ایم۔ آر۔ سی۔ پی حال لیڈی ڈیانا جنرل ہسپتال Grimsby یو۔کے کو مورخہ 27 راپریل 2004ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی ملک محمد اعظم صاحب دارالعلوم غربی صادق کی پوتی اور ملک محمد اسلم صاحب کی نواسی ہے۔ بچی کا نام "عزہ ساجد" تجویز ہوا ہے بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک۔ خادمہ دین اور باعمر بنائے۔ والدین کیلئے قرۃ العین ثابت ہو۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم رانا سلطان احمد صاحب ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی خالہ جان مکرمہ امتہ المومن صاحبہ اہلیہ حکیم رانا احمد علی خان صاحب مرحوم آف کریام ساکن چک نمبر 86 ج۔ب تحصیل و ضلع فیصل آباد حال باب الابواب ربوہ اپنے بڑے بیٹے مکرم رانا محمد خان صاحب (ر) سب انسپکٹر پولیس کے ہاں مقیم تھیں۔ مورخہ 7 ستمبر 2004ء کو مغرب کے وقت وفات پاگئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 8 ستمبر 2004ء کو بعد نماز ظہر محلہ باب الابواب میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر عمومی ربوہ نے پڑھائی۔ تدفین قبرستان عام میں ہوئی اور قبر تیار ہونے پر ڈاکٹر صاحب نے دعا کروائی مرحومہ نے اپنی یادگار دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی درجات کی بلندی لواحقین کے صبر جمیل کے عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

☆ مکرم رشید احمد پٹواری صاحب سیکرٹری وقف نو دارالفضل غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر احمد ناصر شہزاد صاحب دارالفضل غربی ربوہ کو 18۔ اگست 2004ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ اس کا نام فائق شہزاد تجویز کیا گیا ہے۔ بچہ چوہدری احمد یوسف صاحب ایس ڈی عدالت ربوہ کا پوتا اور چوہدری مختار احمد صاحب علوی سیکرٹری مال دوڑ ضلع نواب شاہ سندھ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور صالح مخلص خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 21 ستمبر 2004ء

طلوع فجر	4:32
طلوع آفتاب	5:53
زوال آفتاب	12:01
وقت عصر	4:19
غروب آفتاب	6:10
وقت عشاء	7:31

خدمت خلق کا ایک آسان کام تحریک عطیہ چشم میں حصہ لینا ہے۔ آج ہی عطیہ چشم کے وصیتی فارم پر کریں اور دفتر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن ایوان محمود ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم چوکی فون 04942-423173 ربوہ 04524 214510

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈز زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد فون: 642605-632606

Higher Education in Foreign Countries
We provide Services for study Visa in Europe,Canada, Australia.
Free Study in Germany/Sweden/Denmark.
Education Concern®
829-C Faisal Town Lahore(Near Akbar Chock)
Call: Farrukh Luqman. Cell: 0303-6476707 Office: 042-5177124
Email:edu_concern@cyber.net.Pk,URL:www.educoncern.tk

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے

فریج۔فریزر۔واشنگ مشین
T.V ۔گیزر۔ائرکنڈیشنر
سپلیٹ۔ٹیپ ریکارڈر
وی سی آر بھی دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
رابطہ: انعام اللہ
1۔لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
7231680 7231681 7223204 7353105

C.P.L 29